نام: محمد انس (OB-52)

سوال نمبر 1 :-

رسالت سے کیا مراد ہے؟ رسالتِ محمدی کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

تعارف :-

عقیدۂ توحید کا لازمی جزو عقیدۂ رسالت ہے اور یہ بہت عظیم منصب ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں یہ منصب عطا کرتے ہیں۔ رسالت ایک ایسا عہدہ ہے جس کو انسان کوشش سے حاصل نہیں کر سکتا۔ رسولوں کی خصوصیات باقی لوگوں سے ممتاز ہوتی ہیں۔ حضرت محمدؐ بھی اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں جنہوں رسالت کا کام بڑے اچھے طریقے سے نبھایا اور اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔ آپؐ کی رسالت بھی باقی رسولوں سے بہت ممتاز ہے اور اللہ نے آپؐ کی رسالت کو نمایاں خصوصیات عطا کی ہیں۔

بقول شاعر:

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

رسالت :-

لغوی معنی :-

رسالت کا لغوی معنی ہوتا ہے "پیغام پہنچانا۔"

اصطلاحی معنی :-

اللہ تعالیٰ کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچا دینا رسالت کہلاتا ہے۔

رسالت کا مفہوم :-

اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام اپنے بندوں تک پہنچانے کے لیے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام منتخب کیے جو یکے بعد دیگرے اپنی اقوام کی طرف آتے رہے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے رہے۔ رسالت کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد ﷺ پر آکر ختم ہو گیا۔

"رسالتِ محمدی ﷺ کی خصوصیات"

حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی رسالت میں بہت ساری نمایاں خصوصیات رکھی ہیں جو کہ باقی رسولوں میں نہیں۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں :

1۔ عالمگیریت :-

رسول اکرم ﷺ سے پہلے آنے والے انبیاء کی نبوت کسی خاص قوم یا ملک کے لیے ہوتی تھی، مگر آپ ﷺ کی نبوت قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ہے اور کوئی بھی قوم اور اس کے افراد آپ ﷺ سے رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔ آپ ﷺ اللہ کی طرف سے تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے نا کہ کسی خاص قوم یا قبیلے کے لیے۔

آیت :-

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں :

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (سورۃ الاعراف : ۱۵۸)

ترجمہ :-

"(اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم) آپ فرما دیجئے اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔"

2۔ پہلی شریعتوں کا نسخ :-

حضور ﷺ کی شریعت نے آپ ﷺ سے پہلے آنے والی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ سے پہلے آنے والی شریعتوں پر کوئی عمل نہیں کرے گا اور اب صرف شریعتِ محمدی ﷺ پر ہی عمل کیا جائے گا۔ اس سے پہلے والی شریعتوں کا اب کوئی فائدہ نہیں۔

آیت :-

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ج **(آل عمران:۸۵)**

ترجمہ :-

"اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔"

3۔ رحمت اللعٰلمین :-

اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی ﷺ کو رحمت اللعٰلمین بنا کر بھیجا جس کا مطلب ہے تمام جہانوں کے لیے رحمت۔ اس کا ثبوت آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ سے ملتا ہے کہ آپ ﷺ نے سب کے ساتھ رحمت اور مہربانی والا سلوک کیا۔ کسی نبی کو یہ شرف حاصل نہ ہو سکا کہ اُس کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہو۔

آیت :

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ **(الانبیاء:۱۰۷)**

ترجمہ :-

"اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔"

ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے :

رحمت کا یہ عالم، مروّت کا یہ انداز
ماہر سا گنہگار بھی ہے، وابستۂ داماں

(ماہر القادری)

4۔ تکمیلِ دین :-

حضورؐ سے پہلے اللہ نے جتنے بھی نبی بھیجے، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے نہیں کہا کہ تمہارا دین کامل ہے، کیوں کہ ان کے دین میں بہتری کی مزید گنجائش تھی اور ضرورت تھی۔ مگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ کے دین کی تکمیل ہو گئی۔ آپؐ کو وہ دین کامل عطا فرمایا گیا جو عام انسانوں کے لیے کافی ہے۔ لہٰذا اب کسی دوسرے دین کی ضرورت نہیں رہی۔ بس اب قیامت تک کے انسانوں کے لیے یہ دین ہدایت ربانی کا کام دیتا رہے گا۔

آیت :-

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط (المائدۃ : ۳)

ترجمہ :-

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنا احسان پورا کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔"

5۔ حفاظتِ دین اور کتاب :-

گزشتہ انبیائے کرام بہت کم ہیں جن پر کتابیں نازل ہوئی اور پہلے انبیائے کرام پر نازل ہونے والی کتابیں یا تو اب بالکل ناپید ہو چکی ہیں یا اپنی اصلی حالت میں باقی نہیں رہی کیوں ان میں بڑے پیمانے پر رد و بدل ہو چکا ہے اور لوگ اپنی مرضی سے تحریف کرتے رہے۔ مگر حضورؐ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید کی آیات چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں جس طرح نازل ہوئی تھیں۔

آیت :-

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (الحجر : ۹)

ترجمہ :-

"بے شک یہ نصیحت ہم نے خود نازل کی ہے اور ہم اس کے محافظ ہیں۔"

CamScanner

6- خلقِ عظیم:-

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو یہ بھی نمایاں خصوصیت عطا کی ہے کہ آپ ﷺ کا اخلاق سب سے بلند ہے۔ دنیا میں اتنا اعلیٰ اخلاق نہ کسی کو ملا تھا اور آئندہ نہ کسی کو ملے گا۔ یہی وجہ تھی کہ بہت غیر مسلم آپ ﷺ کا مبارک اخلاق دیکھ مسلمان ہوئے۔ آپ ﷺ جس سے بھی ملتے، بڑے اخلاق سے ملتے۔

آیت:-

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم: ۴)

ترجمہ:-

"بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلقِ عظیم کے مالک ہیں۔"

بقول شاعر:

؎ کردار کا یہ حال، صداقت ہی صداقت
اخلاق کا یہ رنگ کہ قرآں ہی قرآں

(ماہر القادری)

7- مکمل ضابطۂ حیات:-

حضور اکرم ﷺ نے جو تعلیمات پیش فرمائیں، ان کی حیثیت محض نظری نہیں بلکہ خود ان پر عمل کر کے عملی زندگی میں نافذ کر کے دکھایا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ عائلی زندگی ہو یا سیاسی، بچوں سے برتاؤ ہو یا بڑوں سے معاملہ، امن کا دور ہو یا جنگ کا زمانہ، عبادات کی رسمیں یا معاملات کی باتیں، قرابت کا تعلق ہو یا ہمسائیگی کے روابط، غرض زندگی کے ہر پہلو میں سیرتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بہترین نمونہ ہے۔

آیت:-

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: ۲۱)

ترجمہ:-

"تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔"

8- شفاعتِ عظمیٰ :-

آپ کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ وہ شافع محشر ہیں۔ روز قیامت جب کوئی کسی پہچانے گا نہیں اور سب اپنی نجات کے لیے دعا کر رہے ہوں، یہاں تک کہ انبیاء کرامؑ بھی کسی کے لیے شفاعت نہیں کریں۔ اس حضرت محمدؐ کی ذات ہی وہ واحد ذات ہو گی جو اپنے امتیوں کے لیے شفاعت کرے گی۔

حدیث :-

"میں سب سے پہلے شفیع ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔"

بقول شاعر:

کارزارِ دہر میں وجہ ظفر، وجہ سکوں
عرصہ محشر میں وجہ درگزر خیر البشرؐ

9- ختمِ نبوت :-

حضورؐ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت کا سلسلہ شروع اور یکے بعد دیگرے کئی انبیاء آئے۔ نبوت کا یہ سلسلہ حضرت محمدؐ پر آکر ختم ہو گیا۔ اب آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

آیت :

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ط

(الاحزاب : ۴۰)

ترجمہ :-

"محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔"

10- جامعیت :-

پہلے انبیاءؑ کی رسالت کسی خاص قوم اور دور کے لیے ہوتی تھی لیکن حضرت محمدؐ جوں کہ تمام انسانوں کے لیے رسول بن کر آئے، اس لیے

آپ کی تعلیمات اس قدر جامع ہیں کہ کسی قوم اور دور کے انسان رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں: **یٰاَیُّھَا النَّاسُ** "اے لوگو!"

11۔ رضائے مصطفیٰ:۔

جتنے بھی انبیاء کرام آئے، انہوں نے کسی نہ کسی طرح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ خود راضی کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

← آیت:

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی **(الضحیٰ: ۵)**

ترجمہ:

"اور عنقریب ہم آپ کو اتنا عطا فرمائیں گے کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔"

12۔ عطائے کوثر:۔

آپ ﷺ کی باقی انبیاء سے ایک امتیازی خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کوثر کا پانی پلائیں گے اپنے امتیوں کو قیامت والے دن۔ باقی کسی اور نبی کو یہ شرف حاصل نہیں۔

← آیت:۔

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ؕ **(الکوثر: ۱)**

ترجمہ:

"اے محبوب ﷺ! بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کی۔"

13۔ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا درود:۔

آپ ﷺ کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ یہ خصوصیت کسی اور نبی کو نہیں دی گئی کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہوں۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

آیت :-

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط **(الاحزاب : ۵۶)**

ترجمہ :-

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں ۔"

۱۶- سراجِ منیر :-

اللہ تعالیٰ آپؐ کو سراج منیر بنا کر بھیجا جس کی روشنی سے اُس زمانۂ جہالت کا خاتمہ ہوا اور انسان کو ہدایت کا رستہ دکھایا ۔ لہٰذا آپؐ ایک چمکتے سورج کی مانند ہیں ۔

آیت :-

وَدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ **(الاحزاب : ۴۶)**

ترجمہ :-

"اور آپؐ کو اللہ کی اجازت سے اس کی بلانے والے اور سراج منیر بنا کر بھیجا ۔"

خلاصۂ بحث :-

رسالت جیسا عظیم مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبیؐ کو عطا کیا اور آپؐ نے بخوبی اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا ۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ساری نمایاں خوبیاں بھی عطا کیں جو کہ کسی اور نبی کے پاس نہیں ۔ آپؐ کی ان تمام خصوصیات سے ہم اپنے لیے زندگی کو سنوار سکتے ہیں ۔ جیسا کہ نبی اکرمؐ کی زندگی تمام انسانوں کے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے ۔ تو ہم آپؐ کی حیات طیبہ سے بہت سیکھ سکتے ہیں اور کامیاب ہو سکتے ہیں ۔

بقول شاعر :

انساں کو شائستہ و خوددار بنایا
تہذیب و تمدن ، تیرے شرمندۂ احساں

(ماہر القادری)